

لموافقهم على مخالفتهم، وزعموا أن الإمام بعد قتل أبي الخنطاب هو معمر فعيدوا معمرًا بعدما كانوا يعبدون أبا الخنطاب، وقالوا الجنة نعيم الدنيا والنار آلامها، والدنيا لا تنفى واستباحوا المحرمات وتركوا الفرائض وقال جماعة منهم أن كل مؤمن يوحى إليه استدلالاً بقوله تعالى: ﴿وَمَا كَانَ يُغَيِّبُ أَنْ تَكُونَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ [ال عمران: ۱۱۴] أي يوحى من الله إليهم، وفيهم من هو خير من جبرائيل وميكائيل وهم لا يموتون أبداً بل إذا بلغوا النهاية يرفعون إلى الملكوت، وقال بعضهم الإمام بعد أبي الخنطاب عمر بن بيان العجلي إلا أنهم يموتون.

الغرایۃ قالوا محمّد بعثني أشبه من الغراب بالغراب والذباب بالذباب فبعث الله جبرائیل إلى عليّ عليه السلام فغلط جبرائیل فی تبلیغ الرسالة من عليّ إلى محمّد، قال شاعرهم:

طالب دعاء محمد جبران القادری رضوی
غلط الأمین عن حیلة

فيلعنون صاحب الريش يعني جبرائيل.

الذميمة القداحة لا تفرق فموا محمداً لأنّ علته، الآية وقد بعث الله الناصر إلى

غرایہ نے کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مشابہت ایسی تھی جیسے کوئے کی کوئے کے ساتھ اور کبھی کی کبھی کے ساتھ، پھر اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تو جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام غلطی سے بجائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تبلیغ رسالت کے لیے چلے گئے۔ (یعنی باہمی مشابہت کی بناء پر دونوں میں فرق نہ پایا، آئے دراصل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے لیکن غلطی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے)

ويعلم ان كانت القوى بفتح عينها لا تفرق فموا محمداً لأنّ علته، الآية وقد بعث الله الناصر إلى للعرش بلا تفاوت بينهما، وقالوا إنه يعلم الأشياء يعلم لا قديم ولا حادث لأنّه صفة والصفة لا توصف وكلامه صفة له لا مخلوق ولا غيره، والأعراس لا تدل على الباري إنما الدال عليه هو الأجسام لما عرفت من مشابته إياها، والأئمة معصومون دون الأنبياء لأنّ النبي يوحى إليه فيقرب إلى الله بخلاف الإمام فإنه لا يوحى إليه

الأنوار النعمانية

المؤلف

السالم السام والكليل الباذل محمد الحكيم وزين السالم

السيد نعمت الله ابن جبرائيل

مطاب مشوا وجعل الجنة مشوا

الخرق سنة ۱۱۱۲

قدم له وعلق عليه

محمد علي القاضي الطباطبائي

ابن التاكيف

مؤسسة علي قدير

بكره - بيروت

شیعوں کے گناہ آپ محمد ﷺ پر ڈال دیے جائیں گے

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا رسولؐ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ میرے بھائی اور ان کی اولاد اوصیا کے شیعوں کے گناہوں کا بوجھ تا قیامت اگلے اور پچھلے مجھ پر ڈال دینا مگر انبیاء و مرسلین کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا تو اللہ نے ان کا بوجھ آپ پر ڈال دیا اور پھر تمام گناہوں کو معاف فرما دیا

بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۲

ترجمہ آیت ۱۰: وہ وہی ذات (وہم) ہے جس نے اپنے رسولؐ کو دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار گذرے۔
پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی گئی: "أَنَا فَتَحْنَا لَكَ..... تَقْضَىٰ مِيزَانًا" (ترجمہ: میں نے کھلی رکھی ہے آپ کو فتح میں عطا فرمائی تاکہ اللہ آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے اور اپنی نعمت آپ پر تمام فرما دے اور آپ کو صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رکھے اور اللہ آپ کو شاندار کامیابی عطا فرمائے۔)

مفضل نے عرض کیا: میرے آقا! (اس آیت میں) رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ کونسا گناہ تھا؟ (وہیں کہ اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا۔)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
"یا مفضل! اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ حَتِّبْنِي ذَنْبَ شَيْعَةِ الْاُخَى وَ اَوْلَاہِ الْاَوْصِيَاءِ مَا تَقْدُمُ مِنْهَا وَمَا تَاْخُرُ الْاَلْیَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقْطَعْ حَنِي بَيْنَ النَّبِيِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ مِنْ شَیْعَتِنَا فَحَقَّقَهُ اللّٰهُ اَبَاہَا وَ غُفِرَ جَمِیْعُہَا۔"

ترجمہ آیت: "اے مفضل! رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے بھائی اور ان کی اولاد اوصیاء کے شیعوں کے گناہوں کا بوجھ تا قیامت اگلے اور پچھلے مجھ پر ڈال دینا مگر انبیاء و مرسلین کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا تو اللہ نے ان کا بوجھ آپ پر ڈال دیا اور پھر تمام گناہوں کو معاف فرما دیا۔"

بَحَارُ الْاَنْوَارِ

الْجَامِعَةُ لِلدُّرَرِ الْجَاوِیْرِ لِاَعْمَدِ الْاَطْهَارِ

تألیف
الشیخ محمد باقر المجلسی
قدس سرہ

شہزاد



شیعہ اصول کفر میں سے ایک اصول کفر آدمؑ میں تھا (معاذ اللہ)
 حضرت امام جعفرؑ نے فرمایا کفر کے تین اصول ہیں (حرص، تکبر کرنا اور حسد)
 بہر حال (حرص) تو جب حضرت آدمؑ کو درخت سے منع کیا گیا تو حرص نے ہی
 انہیں اس کے کھانے پر مجبور کیا۔ (تکبر کرنا) تو ابلیس کو جب حکم دیا گیا کہ حضرت
 آدم کو سجدہ کرو تو اسی مرض نے اسے انکار پر مجبور کیا اور (حسد) تو آدم کے دونوں
 بیٹوں میں سے ایک نے دوسرے کو اسی حسد کی بنا پر قتل کر دیا

اصول الکافی جلد دوم ص ۱۶۹

بنی شمر، عن جابر،
 [ال عمران: ۱۳۵]
 الإضرار.
 بی بصیر قال: سمعت
 شیخاً من معاصیہ.



۲- أبو علی الأشعری، عن محمد بن
 عن أبي جعفر عليه السلام في قول الله عز و
 قال: الإضرار هو أن يذنب الذنب فلا
 ۳- علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن
 أبان عبد الله عليه السلام يقول: لا والله لا يذنب

۱۱۵ - باب في أصول الكفر وأركانہ

۱- الحسين بن محمد، عن أحمد بن إسحاق، عن بكر بن محمد، عن أبي بصير قال: قال أبو عبد
 الله عليه السلام: أصول الكفر ثلاثة: الجور، والاستكبار، والحسد، فأما الجور فإن آدم عليه السلام حين
 نهي عن الشجرة، حملة الجور على أن أكل منها. وأما الاستكبار فلإبليس حيث أمر بالسجود لآدم
 فأبى، وأما الحسد فأبنا آدم حيث قتل أخاهما صابغة.

۲- علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال
 النبي صلى الله عليه وآله وسلم: الكفر ثلاثة: الجور، والاستكبار، والحسد.
 ۳- علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال



۱- الحسين بن محمد، عن أحمد بن إسحاق، عن بكر بن محمد، عن أبي بصير قال: قال أبو عبد
 الله عليه السلام: أصول الكفر ثلاثة: الجور، والاستكبار، والحسد، فأما الجور فإن آدم عليه السلام حين
 نهي عن الشجرة، حملة الجور على أن أكل منها. وأما الاستكبار فلإبليس حيث أمر بالسجود لآدم
 فأبى، وأما الحسد فأبنا آدم حيث قتل أخاهما صابغة.

۵- علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن حسن بن عطية، عن يزيد الصائغ قال: قلت
 لأبي عبد الله عليه السلام: رجل على هذا الأمر إن حدث كذب، وإن وعد أخلف، وإن شق حان، ما

شیعوں کی حضرت آدمؑ کی شان میں بدترین توہین محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے حسد کی وجہ سے حضرت آدمؑ و حواؑ کو اللہ تعالیٰ نے جنت سے نکال دیا

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدمؑ و حواؑ کو پیدا فرما کر جنت میں رہنے کا حکم دیا تو جب انہوں نے جنت میں سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو عرش کے پائے پر محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ اور ان کے بعد آنے والے آئمہ کے نام لکھے دیکھے اللہ تعالیٰ نے یہ تمام نام اپنے نور سے لکھے تھے عرض کی اے اللہ! ان ناموں والے کتنے گراں قدر ہیں اور تیری بارگاہ میں کس قدر محبوب اور بزرگ ہیں اللہ نے فرمایا اے آدمؑ و حواؑ! میرے ان انوار کی طرف حسد کی نگاہ سے نہ دیکھنا ورنہ اس بلند مقام سے اور اپنے قرب سے محروم کر دوں گا اور تم پر اپنی ذلت اور رسوائی اتاروں گا پھر انہوں نے ان انوار کو بنظر حسد دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے اپنا قرب چھین لیا اور اپنی عنایات کرم ان سے اٹھالیں

پس چون سر بالا کردند دیدند نام محمد و علی و فاطمه و حسن و حسین و امامان بعد از ایشان صلوات الله علیهم اجمعین را کہ بر ساق عرش نوشته بود به نوری از انوار خداوند

جبار، پس گفتند: پروردگارا! چه بسیار گرامید اهل این منزلت بر تو، و چه بسیار محبوبند نزد تو، و چه بسیار شریف و بزرگند در درگاه تو!

پس حق تعالی فرمود: اگر ایشان نمی بودند من شما را خلق نمی کردم، ایشان خزینہ داران علم منند و امینان منند، دیدہ حسد، و آرزو مکنید منزلت ایشان پس به این سبب داخل خواهید شد، گفتند: پروردگارا! کیستند شما؟ فرمود: آنها کہ ادعای منزلت ایشان گفتند: پروردگارا! پس شما به منزلت ایشان را چنانچه منزلت آن



پس چون سر بالا کردند دیدند نام محمد و علی و فاطمه و حسن و حسین و امامان بعد از ایشان صلوات الله علیهم اجمعین را کہ بر ساق عرش نوشته بود به نوری از انوار خداوند

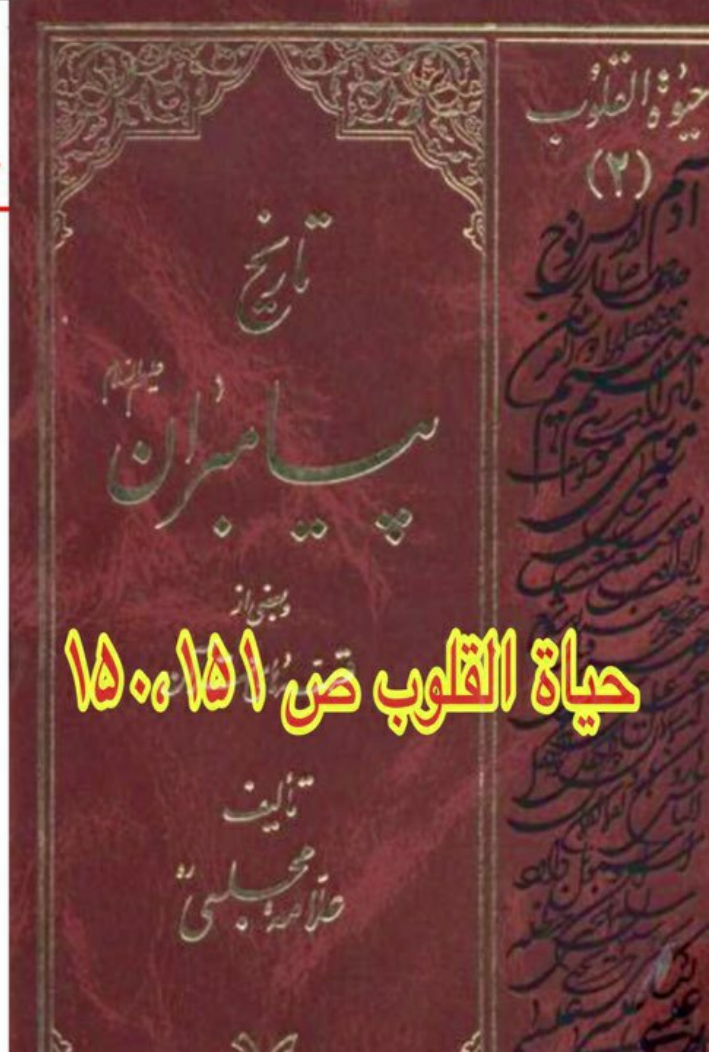
جبار، پس گفتند: پروردگارا! چه بسیار گرامید اهل این منزلت بر تو، و چه بسیار محبوبند نزد تو، و چه بسیار شریف و بزرگند در درگاه تو!

پس حق تعالی فرمود: اگر ایشان نمی بودند من شما را خلق نمی کردم، ایشان خزینہ داران علم منند و امینان منند، دیدہ حسد، و آرزو مکنید منزلت ایشان پس به این سبب داخل خواهید شد، گفتند: پروردگارا! کیستند شما؟ فرمود: آنها کہ ادعای منزلت ایشان گفتند: پروردگارا! پس شما به منزلت ایشان را چنانچه منزلت آن

پس چون سر بالا کردند دیدند نام محمد و علی و فاطمه و حسن و حسین و امامان بعد از ایشان صلوات الله علیهم اجمعین را کہ بر ساق عرش نوشته بود به نوری از انوار خداوند

جبار، پس گفتند: پروردگارا! چه بسیار گرامید اهل این منزلت بر تو، و چه بسیار محبوبند نزد تو، و چه بسیار شریف و بزرگند در درگاه تو!

پس حق تعالی فرمود: اگر ایشان نمی بودند من شما را خلق نمی کردم، ایشان خزینہ داران علم منند و امینان منند، دیدہ حسد، و آرزو مکنید منزلت ایشان پس به این سبب داخل خواهید شد، گفتند: پروردگارا! کیستند شما؟ فرمود: آنها کہ ادعای منزلت ایشان گفتند: پروردگارا! پس شما به منزلت ایشان را چنانچه منزلت آن



الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: شَافَكُمُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿يُرِيدُونَ لِيُظْلَمُوا وَلَا يَكْفُرُوا﴾ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِالْمُؤْمِنِينَ، قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا يَكْفُرُوا﴾ قَالَ: يَقُولُونَ: وَاللَّهِ نَحْنُ الْإِيمَانَةُ وَالْإِيمَانَةُ مِنَ الشُّرُوكِ، وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَقَدْ بَرَأْنَا لِلَّهِ فَتَنًا﴾ وَالشُّرُوكُ الَّذِي أَرَادَ عليه السلام (صحيح: ۸) قَالَ: الشُّرُوكُ هُوَ الْإِيمَانُ.

۷۱ - باب أن الأئمة هم أركان الأرض

۱ - أَخْبَدَ بَنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَخِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعًا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَانَ، عَنِ الْمُشْتَمَلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا جَاءَ بِهِ عَلِيُّ عليه السلام أَخَذَ بِهِ، وَمَا نَهَى عَنْهُ أَكْثَرُ عَمَلٍ، جَزَى لَهُ مِنَ الْقَطْلِ بِقُلِّ مَا جَزَى بِمُحَمَّدٍ عليه السلام، وَلِمُحَمَّدٍ عليه السلام الْقَضَلُ عَلَى جَمِيعِ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، الْمُشْتَمَلُ عَلَيْهِ فِي شَرِّهِ مِنْ أَخِيهِ خَالَتُهُ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ، وَالرَّأْيُ عَلَيْهِ فِي حَقِّهِ أَوْ كِبَرِهِ عَلَى خَدِّ الشَّرِّ بِإِلَهِ، فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بَابِ اللَّهِ الَّذِي لَا يُلَاقِي إِلَّا بِهِ، وَسِبْطُهُ الَّذِي مِنْ سَلَكِ بَقِيَّتِهِ فَلَيْتَ، وَكَذَلِكَ يَجْرِي الْأَيْمَةُ الْهَدَى وَاجِدًا بِقَدَرِهِ وَاجِدًا، جَمَلُهُمْ أَنَّ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تُبِيدَ بِأَهْلِهَا وَشَجَرَتُهَا الْبَائِلَةُ عَلَى مَنْ لَوْ أَنَّ الْأَرْضَ وَمَنْ تَحْتَ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ خَيْرٌ مِمَّا يَقُولُ: أَنَا قِسْمُ اللَّهِ بَيْنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، وَأَنَا الْمَارُوفُ الْأَكْبَرُ **طالب دعا: محمد جبران القادري رضوي** بِقَدَرِ الرُّوحِ وَالرُّسُلِ بِهَيْلٍ مَا أَقْرَبُوا بِهِ لِنَسَبِهِ عليه السلام وَبِأَسْمَاءِ سَيِّدِ سَيِّدِي سَيِّدِي الرَّبِّ، وَإِنْ زَعَمُوا أَنَّ اللَّهَ عليه السلام يُدْعَى بِخَمْسَةِ، وَأَدْعَى فَاخْتَرِي، وَمُسْتَظَلُّهُ وَأُسْتَظَلُّهُ عَلَى خَدِّ مُنْقَطِعِهِ، وَلَقَدْ

أصول الكافي

ثقة الإسلام

محمد بن يعقوب الكليني



۲-۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
عَدَّدَ لِعِبَادِهِ الْعَمَلِ
وَمِنْ بَالِغِ وَفَعَالِ
عَمَلِهِمْ دَعْوَاهُ وَالْهَدَى
مِنْهُمَا كَرَامَتِهِ وَمَا
لَمْ يَفْلَحُوا بِإِلَهِ خَيْرِهِ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

امام صادق نے فرمایا، اے سلیمان! جو امیر المؤمنین حکم دیں، اسے مانو، جس سے منع کریں اس سے باز رہو، علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو دی فضیلت ہے حاصل ہے جو رسول ﷺ کو ہے۔

الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَانَ، عَنِ الْمُشْتَمَلِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: ثُمَّ دَخَلَ الْحَبِيبُ الْأَوَّلُ.

۲ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْنَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ شَيْبَانَ الضَّبْرِيِّ قَالَ: عَلَّمَنَا سَيِّدُ الْأَمْرِ قَالَ: عَلَّمَنَا أَنَا وَشَلْبَانُ بْنُ خَالِدٍ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام لَمَّا جَاءَا لَنَا، مَا جَاءَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِأَخَذَ بِهِ، وَمَا نَهَى عَنْهُ أَكْثَرُ عَمَلٍ، جَزَى لَهُ مِنَ الْقَطْلِ بِقُلِّ مَا جَزَى بِمُحَمَّدٍ عليه السلام، وَلِمُحَمَّدٍ عليه السلام الْقَضَلُ عَلَى جَمِيعِ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَالرَّأْيُ عَلَيْهِ فِي حَقِّهِ أَوْ كِبَرِهِ عَلَى خَدِّ الشَّرِّ بِإِلَهِ، فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بَابِ اللَّهِ الَّذِي لَا يُلَاقِي إِلَّا بِهِ، وَسِبْطُهُ الَّذِي مِنْ سَلَكِ بَقِيَّتِهِ فَلَيْتَ، وَكَذَلِكَ يَجْرِي الْأَيْمَةُ الْهَدَى وَاجِدًا بِقَدَرِهِ وَاجِدًا، جَمَلُهُمْ أَنَّ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تُبِيدَ بِأَهْلِهَا وَشَجَرَتُهَا الْبَائِلَةُ عَلَى مَنْ لَوْ أَنَّ الْأَرْضَ وَمَنْ تَحْتَ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ خَيْرٌ مِمَّا يَقُولُ: أَنَا قِسْمُ اللَّهِ بَيْنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، وَأَنَا الْمَارُوفُ الْأَكْبَرُ **طالب دعا: محمد جبران القادري رضوي** بِقَدَرِ الرُّوحِ وَالرُّسُلِ بِهَيْلٍ مَا أَقْرَبُوا بِهِ لِنَسَبِهِ عليه السلام وَبِأَسْمَاءِ سَيِّدِ سَيِّدِي سَيِّدِي الرَّبِّ، وَإِنْ زَعَمُوا أَنَّ اللَّهَ عليه السلام يُدْعَى بِخَمْسَةِ، وَأَدْعَى فَاخْتَرِي، وَمُسْتَظَلُّهُ وَأُسْتَظَلُّهُ عَلَى خَدِّ مُنْقَطِعِهِ، وَلَقَدْ

إكمال ديني وحجتي ، وإتمام نعمتي بولاية أوليائي ومعاداة أعدائي ، وذلك ككمال توحيدتي ودينني ، وإتمام نعمتي على خلقي بإتباع ولئي وطاعة ، وذلك أنني لا أترك أرضي بغير ولئي ولا قيم ليكون حجة لي على خلقي ، فالיום أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام ديناً بولاية ولئي ومولى كل مؤمن ومؤمنة علي عدي ووصي نسبي والخليفة من بعده وحجتي البالغة على خلقي ، مقرون طاعته بطاعة محمد نسبي ، ومقرون طاعته مع طاعة محمد طاعتي ، من أطاعة فقد أطاعني ، ومن عصاه فقد عصاني ، جعلته علماً بيّني وبين خلقي ، من عرفه كان مؤمناً ، ومن أنكره كان كافراً ، ومن أشرك بيته كان مشركاً ، ومن لقيني بولاية دخل الجنة ، ومن لقيني بعداوته دخل النار ، فأقيم يا محمد علماً علماً وخط عليهم البيعة وجدّد عهدي وميثاقي لهم الذي واظبتهم عليه ، فإني قابضك إني ومستقدمك قلبي .

فخشي رسول الله ﷺ من قومه وأهل التفاف والشقاق أن يتفرقوا ويرجعوا إلى جاهلية لما عرف من عداوتهم ، ولما ينطوي عليه أنفسهم لعل من العداوة والبغضاء ، وسأل جبرئيل أن يسأل ربه العصمة من الناس ، وانتظر أن يأتيه جبرئيل بالعصمة من الناس من الله جل اسمه ، فأخبر ذلك إلى أن بلغ مسجد الخيف (۱) ، فأناه جبرئيل ﷺ في مسجد الخيف فأمره بأن يعهد عهده وقيم علياً علماً للناس يهتدون به ، ولم يأت به بالعصمة من الله ﷺ بالذي أراد حتى بلغ كراع القميم (۲) بين مكة والمدينة ، فأناه جبرئيل وأمره بالذي آناه فيه من قبل الله ولم يأت به بالعصمة ، فقال : يا جبرئيل إني أحسن قومي أن يكذبوني ولا يقبلوا قولني في علي ﷺ : فسأل جبرئيل كم أسال بنزول آية العصمة فأخبره ذلك ، فرحل فلما بلغ غدِير خم (۳) قبل الجحفة (۴) بثلاثة أميال آناه جبرئيل ﷺ على خمس

(۱) الخيف هو المنحدر من غلط الجبل لما ارتفع عن مسيل الماء فليس شرفاً ولا حضباً ، وخيف من هو الموضع الذي يسب إليه مسجد الخيف ، [مرامد الإطلاّع ۱/۱۹۵]

(۲) كراع القميم : موضع بالحجاز بين مكة والمدينة أمام صفوان بن أمية أميال ، وهذا الكراع جبل أسود في طرف الجزيرة بحدائقه ، [مرامد الإطلاّع ۱/۱۹۵]

(۳) غدِير : ما غرد من ماء المطر في مستنقع صغير فزكّير غير آله لا يلقى في القبط ، وخم : قبل رحل ، وقبل غبطة ، وقبل موضع نصب فيه عين ، وقبل بشر قريب من المشب حفرها مائة من كعب ، نسب إلى ذلك غدِير خم ، وهو بين مكة والمدينة ، قبل علي ثلاثة أميال من الجحفة ، وقبل علي ميل ، وهناك مسجد للنسبي ، [مرامد الإطلاّع ۱/۱۹۵]

(۴) الجحفة : كانت قرية كثيرة ذات منار على طريق مكة على أربع مراحل ، وكان اسمها مهيمة وسبقت الجحفة لأن السبل جعلها ، وبها ومن البحر ستة أميال ، [مرامد الإطلاّع ۱/۳۱۵]

ساعات مضت من النهار بالزجر والانتهاز والعصمة من الناس فقال : يا محمد إن الله ﷻ يقول لك السلام ويقول لك : ﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ تَمْلِكْ لَهُ مَا فِي بَيْتِكَ وَمَنْ يُعِصِمْكَ مِنَ النَّاسِ ﴾ (۱) .

وكان أولئك قريب من الجحفة ، فأمره بأن يذمّهم ، ويحس من تأخر عنهم في

ليس علي كبلت جگہ کھڑا کر کے لوگوں سے ان کے حق میں بیعت لے لیں اور وہ وعدہ دہرائیں جو آپ نے لوگوں سے بیعت لینے کا مجھ سے کر رکھا ہے کیونکہ میں آپ کو دنیا سے اٹھا کر اپنی طرف لانے والا ہوں۔ حضور ﷺ کو منافقین اور دوسرے بد بخت لوگوں سے یہ خطرہ ہوا کہ کہیں یہ لوگ پھر سے جاہلیت کی طرف نہ پلٹ جائیں اور تفریق کا شکار نہ ہو جائیں ، کیونکہ آپ ان کی عداوت سے واقف تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا بغض و حسد بالکل عیاں تھا۔ آپ نے جبرائیل سے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے میری حفاظت کے بارے میں سوال کریں کہ وہ لوگوں سے میری حفاظت و عصمت کا ذمہ لے ، حضور ﷺ عصمت و حفاظت کا حکم آنے کے منظر تھے ، لیکن مسجد خیف تک جبرائیل نہ آئے۔ جب مسجد میں خیف میں پہنچے تو جبرائیل آئے اور وہی وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا اور حضرت علی کو کسی اونچے مقام پر کھڑا کر کے لوگوں کو ان سے ہدایت لینے کا پیغام تو لائے ، لیکن آپ کو عصمت و حفاظت پھر نہ ملی۔ یہاں تک کہ حضور ﷺ مکہ مدینہ کے درمیان "کراع القميم" پہنچے۔ وہاں بھی جبرائیل وہی سابقہ پیغام ہی لائے ، حفاظت کا کوئی ذکر نہ تھا۔ آپ ﷺ نے جبرائیل سے کیا مجھے حدش ہے کی حضرت علی کے بارے میں جو بات تم نے پہنچائی ، لوگ اسے قبول نہ کریں گے اور اس میں مجھے جھٹلائیں گے پھر جبرائیل سے عصمت کے بارے میں پوچھا اس موقع پر کو پھر موخر کر دیا گیا ، حتیٰ کہ آ"غم غدیر" پر پہنچے جو جھگڑے تقریباً تین میل کے فاصلے پر ہے۔ آپ کے پاس جبرائیل آئے جبکہ دن قریب زوال تھا ، آپ کو ڈانٹ پلائی اور لوگوں سے حفاظت کا پیغام بھی لائے ، کہا ، اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ سلام کے بعد کہتا ہے ، "یا ایہا الرسول بلغ الایۃ" اے رسول! جو کچھ آپ کی طرف اتارا گیا اس کی تبلیغ فرمادیں ، اگر آپ نے نہ کیا تو سمجھا کہ اللہ کی رسالت کی تبلیغ ہی تم نے نہیں کی اور اللہ آپ کو لوگوں سے حفاظت میں رکھے گا۔

وَأَنَا قَوْلُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَنَا عَبْدٌ مِنْ عِبِيدِ مُحَمَّدٍ ، فَهُوَ إِنَّمَا كَمَا قَالَ الصَّدُوقُ طَابَ ثَرَاهُ مِنْ أَنَّ الْمُرَادَ أَنَّهُ عَبْدٌ طَاعَةٌ لَا عَبْدٌ مُلْكٌ أَوْ يَكُونُ مِنْ بَابِ التَّوَاضُعِ لِحُجَّتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ . وَالظَّاهِرُ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ لَنَا نَحْنُ أَنْ نَقُولَ هَذَا الْقَوْلَ وَلِنَسِبِهِ إِلَى مَا نَسَبَ نَفْسَهُ لِأَنَّ عِبَارَاتِ التَّوَاضُعِ لَا تَحْسُنُ إِلَّا مِنْ قَائِلِهَا كَمَا هُوَ الْمَتَعَارَفُ فِي الْعَادَاتِ الزَّمَانِيَّةِ كَيْفَ لَا وَقَدْ رَوَى الصَّدُوقُ طَابَ ثَرَاهُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : أُعْطِيتُ ثَلَاثًا وَعَلَيَّ مِثَارُكِي فِيهَا وَأُعْطِيَ عَلِيٌّ ثَلَاثًا وَلَمْ أَشَارِكْ فِيهَا ، فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هَذِهِ الثَّلَاثُ الَّتِي شَارَكَكَ فِيهَا عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : لِيَ لِرِوَاءِ الْحَمْدِ وَعَلَيَّ حَامِلُهُ وَالْكُوثَرُ لِي وَعَلَيَّ سَاقِيهِ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ لِي ، وَعَلَيَّ قِسِمُهُمَا ، وَأَمَّا الثَّلَاثُ الَّتِي أُعْطِيَهَا عَلِيٌّ وَلَمْ أَشَارِكْ فِيهَا فَإِنَّهُ أُعْطِيَهَا شَجَاعَةً وَلَمْ أُعْطِ مِثْلَهُ وَأُعْطِيَهَا فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ زَوْجَةً وَلَمْ أُعْطِ مِثْلَهَا وَأُعْطِيَهَا وَلَدِيهِ الْحُسَيْنَ وَالْحُسَيْنَ ﷺ وَلَمْ أُعْطِ مِثْلَهُمَا .

وَيَنْبَغِي أَنْ يَرَادَ بِالشَّجَاعَةِ هُنَا أَعْمَالُهَا وَمِمَّا يَسْتَلِيزُ الْحُرُوبَ وَالذَّخُولَ فِيهَا لَا مِيدَانَهَا مِنْ قُوَّةِ الْقَلْبِ وَالْجَرَأَةِ عَلَى اقْتِحَامِ الْحُرُوبِ لِأَنَّ لِلنَّبِيِّ ﷺ مِنْهَا الْحَقُّ الْآخِرُ .

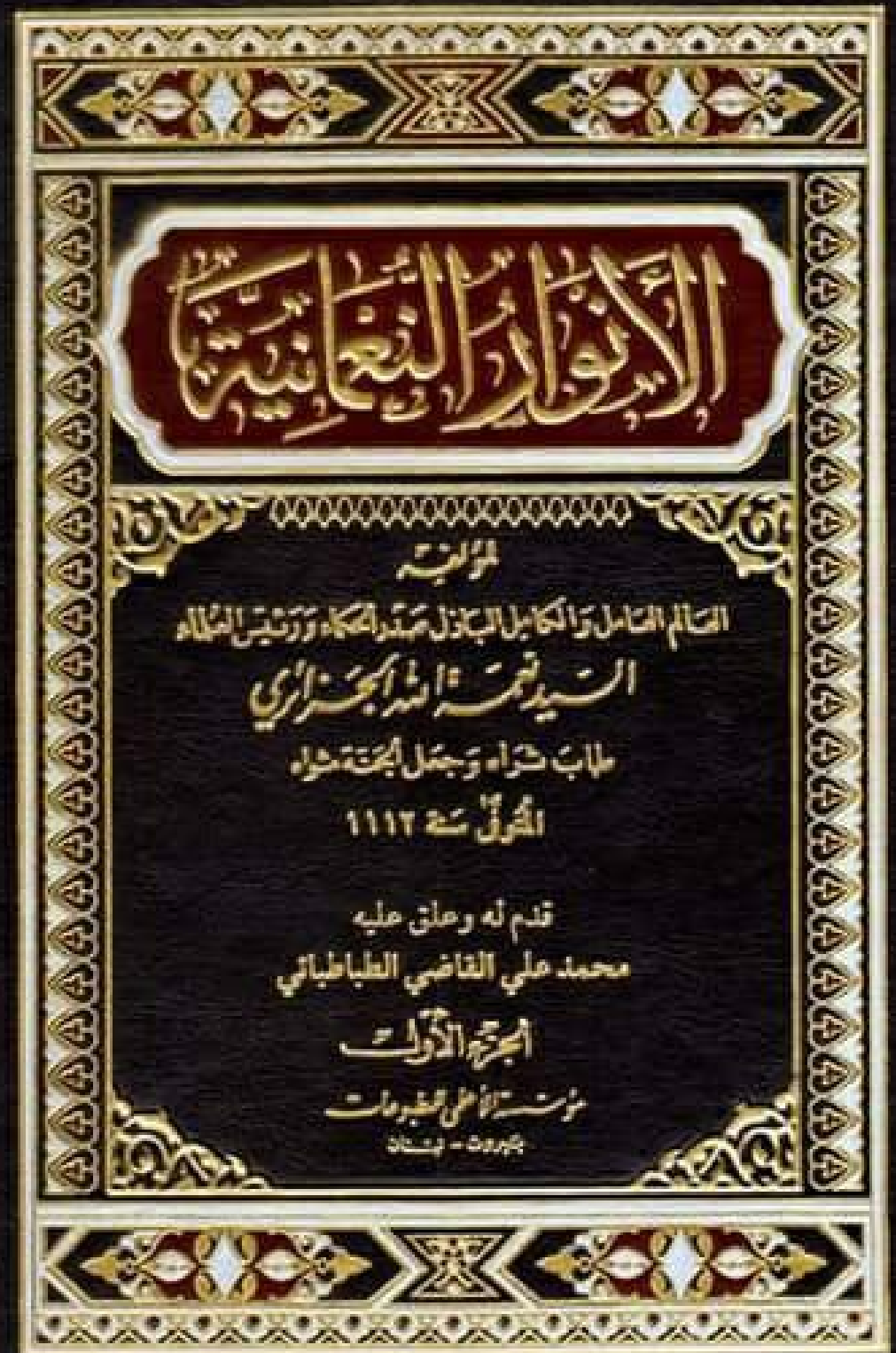
شیخ صدوق نے حضور ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا مجھے تین چیزیں دی گئیں اور ان میں "علی" میرے ساتھ شریک ہے اور علی کو تین چیزیں اور دی گئیں جن میں میں شریک نہیں ہوں، عرض کیا کیا، یا رسول اللہ ﷺ اور تین چیزیں کیا ہیں جن میں حضرت علی آپ کے ساتھ شریک ہیں فرمایا ایک لوہا لہند مجھے دی گئی اور علی اس کا اٹھانے والا ہے، دوسرا کوثر مجھے عطا ہوئی اور علی اس کا ساقی ہے، تیسرا جنت و دوزخ مجھے دی گئی اور علی ان کا قاسم (تقسیم کرنے والا) ہے۔ اور وہ تین چیزیں جو علی کو دی گئیں لیکن ان میں میں بھی شریک نہیں، پہلی یہ کہ علی کو شجاعت ایسی ملی تھی جسے بھی نہیں ملی، دوسری علی کو فاطمہ الزہراء بیوی ملی، اس بھی مجھے بیوی نہ ملی، تیسری علی کے دو فرزند حسن و حسین ہیں مجھے ان دونوں جیسے بیٹے نہیں ملے۔

تَسَالُ اللَّهُ بِهِ وَلَا أَعْلَمُ أَنْكُمَا أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى ، فَقَالَ : اجْلِسْ يَا بَنِي مَسْعُودٍ فَجَلَسَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ . طَالِبٌ وَعَا : مُحَمَّدٌ جَبْرَانُ الْقَادُورِيُّ رَضْوِيُّ

فَقَالَ : إِيَّاهُ أَنْ اللَّهَ خَلَقَنِي وَعَلِيًّا مِنْ نُورٍ عَظِيمَةٍ ، قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ اللَّهَ الْخَلْقَ بِأَلْفِي عَامٍ إِذْ لَا تَسْبِيحَ وَلَا تَقْدِيسَ وَلَا تَهْلِيلَ فَفَتَقَ نُورِي فَخَلَقَ مِنْهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنَا وَاللَّهُ أَجَلُ مِنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَفَتَقَ نُورَ عَلِيٍّ بِنِ ابْنِ طَالِبٍ فَخَلَقَ مِنْهُ الْعَرَشَ

(۱) المخلوق الخلق أي البيت الصغير توضع فيه الامتعة جمع مخادع.

(۲) طلع الرجل يطلع طلعاً جزع أمشج الجزع.



تبلیغ رسالت میں جبرائیلؑ غلطی کھا کر حضرت علیؑ کی بجائے حضورؐ کے پاس آ گئے

ملا باقر مجلسی اپنی کتاب تذکرہ الائمہ میں لکھتا کہ خدا نے جبرائیلؑ کو علیؑ کی طرف بھیجا وہ غلطی سے محمدؐ کی طرف چلے گئے خدا نبیؐ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ میں اتر آیا اور علیؑ اللہ ہے (العیاذ باللہ)

ملا محمد باقر مجلسی

و گفت در جنب فضیلت و بزرگواری او هجو است و اسمی تحمل شیطان
براء آن حضرت بودند و صاحبان سر و از جمله مریدان کامل و بندگان است
بیت نشان هفده کمر بسته میگویند. سلمان فارسی ابوذر غفاری مقداد بن اسود
مار یاسر جابر بن عبدالله حذیفہ ہمانی ابو ایوب انصاری قیس ابن اسعد مالک
خرمیتہ نارسوت نکالی کمیل بن زیاد نخعی عمرو خزاعی حارث ہمدانی خزیمہ
سارقیس ہلالی محمد بن ابابکر و بروایت دیگر رشید ہجری سہل بن حنیف
بحر بن عدی اسدی نیز داخل شدند و بروایتی ہفده امرا با منظر یزدان سلمان
ارسی ابوذر غفاری مقداد بن اسود کندی جابر بن عبدالله انصاری مالک اشتر
حمی اویس قرنی محمد بن ابی بکر یعنی حجر بن عدی اسدی عزیز بن عدی
نام الطائی عمرو خزاعی عروہ المرادی عمار بن یاسر صفیہ بن سہل المہدی
بائل بن وائلہ کناسی احنف بن قیس تميمی حارث بن قدامہ سعدی خالد بن
عمر السدوسی خلق جہان در وجود شریف آن حضرت جہار طایفہ شدند طایفہ
ترجمت افراط کردند و او را خدا دانستند کہ ایشان را عالی میگویند و اینها
پنج فرقه شدند اول را مقوضہ گویند و ایشان قائلند کہ و اکذابت حق تعالی اکثر کارها
را بعلی مثل قسمت اوزاق عباد و حاضر شدن در احتضار عباد و غیرہ ہر جہ
مخواہد میکند و ایجاد مینماید خدا را در آن دخلی نیست دوم سابیہ است
گویند عبدالله سبا از نصیریان بآنحضرت گفت:
انت انت یعنی انت اله و از آنحضرت گرمخت و بساط مذابن رفت.
مرئوس فرستاد و برخی از اصحاب او را گرفت آوردند و آن حضرت فرمود
گوی کنند و در آنجا کردند و ایشان را میسوزانیدند و ایشان گفتند کہ یقین
زیادتہ کہ تو خدائی و ما را با آتش میسوزانی و چون آنحضرت را کشتند گفتند
مردہ است بلکہ در زیر ابر است و رعد او از آوست و برق نازبانہ او بزیر خواهد
مد و دشمنان را خواهد کشت و آنکہ ابن ملجم کشت علی نبود بلکہ شیطان بود
مہر علی شدہ بود.

طایفہ سیم عرابیہ گویند و ایشان گویند خدا جبرئیل را بعلی فرستاد او
بخط محمد رفت از آنکہ بمحمد بعلی غراب کہ بغراب ماند چہار مرد را ترغیبہ
گویند ایشان گویند خدا در نبی و علی و فاطمہ و حسن و حسین فرود آمد و علی

تذکرۃ الائمہ
یا محمد مصطفی
ائمہ معصومین علیہم السلام

عالم بزرگوار محمد باقر مجلسی

فصل گمان ممکن کہ ائمہ سابقہ علیہم السلام در این عالم بشور ولایت قائم بودند و اسرار ولایت را آشکار کردند حاشا بلکہ جمیع شرایع کہ بیان فرمودند مشوب بتقیہ بود و این امر در نزد فقہای اہل بیت سلام اللہ علیہم بدیہی است کہ تقیہ ایشان بسرحد اعلیٰ بود حتی آنکہ بسا بود کہ روزہ را از راہ تقیہ میخوردند و نماز را بہمزاجی ایشان میکردند و احکام را بر حسب فتنہ و مخالفان میفرمودند و اما حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم متعجب حنیان و بعضی از علماء ما چنان است کہ تقیہ میفرمودند و متعجب حق این است کہ تقیہ میفرمودند باشد تقیہ بجهت آنکہ معنی تقیہ آن است کہ کسی بشرد از قومی و از راہ ترس سر خود را فاش نکند و چیزی بگوید کہ ایشان متحمل شوند و چہ بطالبہ و غنا: **مختصر جبریلین القادرین بر حیوکی** بر قوم خود مترسد و آن را بجهت مصلحت قائم نموده اما متعجب کہ پیغمبر خمسہ

ثوہبگان ذکر کرنا آخر ساقین اس جہاں میں نور ولایت سے قائم تھے اور ولایت کے اسرار کو ظاہر کر دیا، حاشا بلکہ تمام شریعتیں انہوں نے جو بیان کیں تقیہ سے ہماری پڑی تھیں اور اہل بیت کے فقہاء کے نزدیک یہ بات بدیہی ہے کہ ان (آخر ساقین) کا تقیہ اعلیٰ درجہ کا تھا حتیٰ کہ یہاں اوقات روزہ بعد تقیہ توڑ دیتے تھے اور سینوں کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور احکام شریعت کو کفارین کی خواہش کے مطابق تبدیل کر دیا کرتے تھے۔ لیکن حضور ﷺ کے بارے میں اہلسنت اور ہمارے بعض علماء کا مذہب یہ ہے کہ آپ "تقیہ" نہیں کرتے تھے اور مذہب حق یہ ہے کہ آپ نہایت سخت تقیہ کرتے تھے۔

از راہ تقیہ مخفی فرمود کہ از جملہ زوجات اوست و باین قرآن نازل شد کہ: نَحْشَى الْاِنْسَ وَاللّٰہِ اَحَقُّ اَنْ نَّخْشَاہُ۔ پس معلوم شد کہ حضرت پیغمبر را ہم تقیہ بود و از جملہ موارد آن حد عایشہ بود در هنگامی کہ اکثر اہل ماریہ بست و او را

فہرست

جلد سوم

ارشاد العوام

ابو بصير روایت کرتا ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تقیر" اللہ تعالیٰ کے دین سے ہے، میں نے کہا، کیا واقعی اللہ تعالیٰ کے دین سے ہے؟ فرمایا اللہ کی قسم اللہ کے دین میں سے ہے، حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا تھا، اے قافلہ والوں تم سب چور ہو، حالانکہ وہ کسی ایک چیز کے بھی چور نہ تھے۔

(لہذا ثابت ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھائیوں کو چور بطور تہیہ کہا تھا)
التيسرة والذئبا، فقال ابو عبد الله عليه السلام: كيف بينة؟ فقال: كمنّا تجب، فقال: عو واو، التيسر.

٩٧ - باب التيسر

١ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن سالم، ولحمه عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل: ﴿وَلَا تَبْغُوا الْبِرَّ لِنَفْسِكُمْ تَقْبَلُوهُ بِمَا سَلَّمْتُمْ أَلَيْسَ الْبِرُّ بِشَيْءٍ﴾ (النصر: ١٠) قال: البرُّ الشئ والشيء الإضافة، طالب وعاء محمد جبران القادوري رضوي
٢ - ابن أبي عمير، عن هشام بن سالم، عن أبي عمير الأشجعي قال: قال لي أبو عبد الله عليه السلام: يا أبا عبد الله إن شئنا أفسد الدين في الشيعة ولا بين لمن لا ثقة له، والشيعة في كل شيء إلا في التيسر والنسج على الحسين.

٣ - جده بن أصحابه، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن عثمان بن عيسى، عن شعاعة، عن أبي بصير قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: الشيعة من بين الله، قلت: من بين الله؟ قال: إي والله من بين الله، ولقد قال يوسف عليه السلام: ﴿إِنَّهَا الْبِرُّ إِلَيْكُمْ لَسِرَّةٌ﴾ (يوسف: ١٧) والله ما غابوا سرّوا شيئا. ولقد قال إبراهيم عليه السلام: ﴿إِنْ سِيرْتُمْ﴾ (الصافات: ١٨) والله ما كان شيئا.

٤ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن محمد بن خالد، عن الحسين بن سعيد جميعا، عن النضر بن سويد، عن يحيى بن جبران الخليلي، عن حسين بن أبي الغلاب، عن حبيب ابن بشار قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: سمعت أبي يقول: لا والله ما على وجه الأرض شيء أعزّ إليّ من الشيعة، يا حبيب إنّه من كانت له ثقة ولعمرة الله، يا حبيب من لم تكن له ثقة وطاعة الله، يا حبيب إن الناس إنّا هم في هذه لئلا نلذّ ذلك فإن عدّا.

٥ - أبو علي الأشعري، عن الحسن بن علي الكوفي، عن الثناس بن عامر، عن جابر

أصول الكافي

ثقة الاسلام

محمد بن يعقوب الكليني

١-٢

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والله اعلم

۲ - أبو علي الأشعري، عن شعيب بن صالح، عن أحمد بن النضر، عن عمرو بن شعيب، عن

امام طبرسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کفر کے اصول تین ہیں، حرم، تکبر کرنا اور حد، ہر حال حرم تو جب آدم علیہ السلام کو رست سے منع کیا گیا تو حرم نے ہی انہیں اس کے کمانے پر مجبور کیا، تکبر کرنا تو انہیں کو جب عم دیا گیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو بھد کر دیا تو انہیں نے اسے اٹار (پر مجبور) کیا اور حد تو آدم علیہ السلام کے دلوں میں سے ایک نے دوسرے کو اسی حد کی بناء پر نقل کر دیا۔

سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَخْلُقُ إِلَّا شَيْئًا مِنْ عَاقِبَةِ عَلَى الْإِضْرَارِ عَلَى شَيْءٍ مِنْ مَقَامِهِ.

طالِبُ دَعَا: مُحَمَّدُ جَبْرَانُ الْقَادُورِيُّ رَضَوِي

۱۱۵ - باب في أصول الكفر وأركانها

۱ - الْمُشْتَبِهُ بَيْنَ مُشْتَبِهٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مُعْتَبِرٍ، عَنْ أَبِي نَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَسْوَاحُ الْكُفْرِ ثَلَاثَةٌ: الْحِرْزُ، وَالِاسْتِغْنَاءُ، وَالْحَسَدُ، فَأَمَّا الْحِرْزُ فَأَنَّ أَقَمَ عليه السلام حِينَ نَهَى عَنِ الشَّجَرَةِ، حَقْلَةُ الْحِرْزِ عَلَى أَنْ أَكَلَ مِنْهَا. وَأَمَّا الْإِسْتِغْنَاءُ فَهَلِيسُ خَيْثُ أَمْرٍ بِالشُّبُوهِ لِأَقَمَ فَكَيْسَ، وَأَمَّا الْحَسَدُ فَأَمَّا أَقَمَ خَيْثُ فَكَلَّ أَحَدُنَا حَاجَتَهُ.

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوَلِيِّ، عَنِ الشَّوْنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ الشَّيْخُ عليه السلام: «أَرْكَانُ الْكُفْرِ أَرْبَعَةٌ: الرِّغْبَةُ وَالرَّغْبَةُ وَالشُّكُّ وَالنُّقْصُ».

۳ - يَزِيدُ بْنُ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُعْتَبِرٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ نَوْحِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّقْنَانِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَّانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عليه السلام: «إِنْ أُولَا مَا عَصَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِوَيْتٍ: حُبُّ الدُّنْيَا، وَحُبُّ الرِّقَاسَةِ، وَحُبُّ الْقِتَامِ، وَحُبُّ الثُّومِ، وَحُبُّ الرِّاحَةِ، وَحُبُّ النِّسَاءِ».

۴ - مُعْتَبِدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُعْتَبِرٍ، عَنْ مُعْتَبِدِ بْنِ سَيَّانٍ، عَنْ ظَلْعَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلًا مِنْ غَنَمِ، جَاءَ إِلَى الشَّيْخِ عليه السلام فَقَالَ: أَيُّ الْأَعْتَابِ أَبْغَضُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَقَالَ: «الشُّرْكُ بِاللهِ»، قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «فِيضَةُ الرُّجِيمِ»، قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «الْأَمْرُ بِالْمُنْكَرِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمَعْرُوفِ».

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَتَبٍ، عَنْ حَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ يَزِيدَ الطَّالِبِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: رَجُلٌ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ إِنْ خُدَّتْ عَذَابُ، وَإِنْ وَعِدَ أَهْلُكَ، وَإِنْ شِئْتَ لَحَانَ، مَا مَنَعَكَ؟ قَالَ: مِنْ أَفْئِ التَّنَازُلِ بَيْنَ الْكُفْرِ وَلَيْسَ بِغَالِيٍّ.

أصول الكافي

ثقة الاسلام

محمد بن يعقوب الكليني

۱-۲

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
فيه هدانا الله خير الهدى
من بعد ذلك ومن بعد ذلك
من بعد ذلك ومن بعد ذلك
من بعد ذلك ومن بعد ذلك
من بعد ذلك ومن بعد ذلك
من بعد ذلك ومن بعد ذلك

والله اعلم

ایمان نہ لوں، زندہ رہے کہ نشان از غفلت من، وار نہ عذاب نعم اور عذاب ہے کہ عذاب نگر دو ہاشم آہل حدی اہل علیان

اللہ تعالیٰ نے جب آدم وحواء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرما کر جنت میں رہنے کا حکم دیا تھا جب انہوں نے جنت میں مراٹھا کر اوپر دیکھا تو عرش کے پائے پر محمد ﷺ، علی، فاطمہ، حسن و حسین اور ان کے بعد آنے والے آئمہ کے نام لکھ دیئے، اللہ نے یہ تمام نام اپنے نور سے لکھے تھے، عرض کی، اے اللہ ان ناموں والے کتنے گرام قدر ہیں اور تیری بارگاہ میں کس قدر محبوب اور بزرگ ہیں۔

[illegible]

اللہ نے فرمایا۔۔۔۔۔ اے آدم دھوا! میرے ان الوار کی طرف حسد کی نگاہ سے نہ دیکھنا اور نہ اس بلند مقام سے اور اپنے قرب سے محروم کر دوں گا اور تم پر اپنی ذلت و رسوائی اتار دوں گا۔۔۔۔۔

گفتند که این آینه را بنوعی گردانند ایشان را بسوی حق و جبهه حق و درخت شود و بر تنهای ایشان جلالت ایشان را بر تنهای غیر
آنها که جبهه عدالت است ای کرم دای جانان که بیهوشی نورانی حق تعالی من بود و بدست ایشان تمام این بیفرستم و بدو نور و در شمای فرستم
نورانی خود را پس سوره کرد ایشان را شیطان را که که از تنهای ایشان آنچه بر تنه و نور از ایشان را بر تنهای ایشان و گفت منی
بود و است شما را چه که شما را این خست که از برای اینکه خواست که شما را ملک شد یا جبهه و بدست ایشان و بدو که من از نور خود را
شما را پس ایشان را نور داد و درین داشت که از برای غفلت آنها که پس نظر کردند بسوی ایشان و بدو که پس این سبب ایشان
را بدو که داشت پس از این نور و از ایشان بدو داشت و آنکه در تنه و بدست پس بجای آن که در ایشان از آن و در تنه خود

بھرا نہوں نے ان انوار کو بھر حصہ دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے اپنا قرب چھین لیا اور اپنی عنایاتِ کرم ان سے اٹھالیں۔

معرفت اور ترجمان اللہ تعالیٰ کے ساتھ

كَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ وَقَدْ آتَيْنَاكَ دَلَالًا

[illegible]

عبد ازل

حیات القلب

[illegible]

مطبع نامہ نو لکھنؤ مجلس انطباع و توثیق دار

طالب دعا: محمد جبران القادری رضوی

100

[illegible]

در مطبع نامتوفی لکھنؤ بمطبع انجمن انطباع و توفیق

معجزات آل محمدؐ

(۱) ان کے معجزات پہنچنے والے تھے ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا ارادہ تھا

وہم

حبیب

صلوات اللہ علیہ وسلم

انور

صلوات اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ اعلم

کے لیے اعلان کیا ہے۔ (روایات ۱۱۱۵ سے ۱۱۱۷)

حضرت یونسؑ کو گھٹنے والی پھلی دکھانا اور اس سے نکل کر

طبری امامی نے کتاب المستحبات کے حوالے سے جو بنی ثابت سے نقل کیا کہ ایک مرتب میں امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا اسے میں موباطہ میں مریا اور اس نے اپنے سے کہا:

مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ یونسؑ بن مرقی پر آپ کے دادا کی ولایت تھی کی آپ بنی مرقانوں نے خود کا اختیار کیا تھا جس کی سب سے اٹھنے اسے ظم ہائی میں نہ کیا تھا

امام علیہ السلام نے فرمایا: اس میں حجب کی کوئی بات ہے؟

اس نے کہا میں اس بات کو مان نہیں سکتا۔

آپ نے فرمایا: تو کیا تو اس پھلی کو بنی آگھوں سے دیکھنا چاہتا ہے؟

اس نے کہا: ہاں۔

آپ نے فرمایا: مجھ سے چلا۔ وہ دیکھ گیا۔ آپ نے اپنے غلام سے فرمایا کہ وہ کپڑے کی بنیاں لے آئے۔ غلام دو بنیاں لے آئے۔ آپ نے اٹھ کر تم ایک بنی مہابطہ بن مرقی آگھوں پر ہاتھ دوا کر ایک بنی فرمائی آگھوں پر ہاتھ دوا۔

فرار سے غم کی قہقہہ کی۔ پھر آپ نے کوئی کام کیا۔ پھر دیر بعد فرمایا کہ اب تم اذان الی الی بنیاں کھول لو۔

ہم نے بنیاں کھولیں تو ہم نے اپنے آپ کو ایک چادر پر بیٹھا ہوا دیکھا اور ہم نے اپنے آپ کو حامل سند پر پایا۔ پھر آپ نے ایک حکام کی جس کی وجہ سے سند کی کھلیاں ظاہر ہوئیں۔ ان کے درمیان ایک بہت بڑی پھلی نمودار ہوئی۔

آپ نے اس سے فرمایا: تم نام کیا ہے؟

اس نے کہا: میرا نام "یونسؑ" ہے اور میں نے ہی یونسؑ کو گھٹ کر رکھا تھا۔

آپ نے فرمایا: یونسؑ کو میرے ظم میں تھکیں کیا تھا؟

پھلی نے کہا: اس کے سامنے آپ کے والد (علیؑ) کی ولایت تھی کی آپ بنی۔ اس نے اس کا اقرار کیا تھا۔ اس نے اپنے سے میرے ظم میں تھکیا کیا تھا۔ اور جب اس نے میرے ظم میں وہ کر ولایت علیؑ کا اقرار کیا اور اسے ان کی ولایت کا عین آگھا تو اٹھنے مجھے غم دیا۔ میں نے اسے باہر اگلی دیا تھا۔ اور وہ اگلی اٹھ کر ولایت کا منکر ہو گیا تو اٹھنے اسے خود دیکھنے کے لیے کہہ گا جہاں وہ اٹھ رہے گا۔

امام زین العابدین علیہ السلام نے موباطہ بن مرقی طرف رخ کر کے فرمایا:

کیا تم نے اس کا جواب سن لیا ہے اور تو نے اسے اپنی آگھوں سے دیکھ لیا ہے؟

اس نے اثبات میں ہاتھ دیا۔ اب وہ پھر امام علیہ السلام نے فرمایا:

اب تم میرا بنی آگھوں پر بنی ہاتھ دوا۔ ہم نے بنی ہاتھ دوا۔ آپ نے ارباب دیکھ

کلام پڑھی اور چند کلمات کے بعد فرمایا کہ اب بنیاں کھول لو۔

جب ہم نے اپنی آگھوں سے بنیاں کھولیں تو ہم نے دیکھا کہ ہم امام جوادؑ کے گھر میں ایک چادر پر بیٹھے ہیں۔ موباطہ نے اپنے سے اعلان کیا اور مگر چا گیا۔

میں نے کہا: سو ۱۲ آیت تو آپ نے ہمیں حجب بنی کھالی ہے۔ میں تو اس پر

ایمان لے آ ہوں۔ آپ کیا کہتے ہیں کہ میرا شہ بن مرقی اس پر ایمان لائے گا؟

آپ نے فرمایا: اگر تم یہ معلوم کرنے کے خواہش مند ہو تو پھر اٹھو اور اس کے ساتھ ساتھ پھلو اور اس مقام کے بارے میں اس سے گفتگو کرو۔

میں اٹھا اور میں اس کے ساتھ چلنے لگا اور میں نے اس سے اس کے حقیقی منکر

کی تو اس نے کہا کہ تم کو لاوار عبدالمطلب کے چاد سے ہوا تھا۔ وہ ایک شخص کے

چاد سے وہ الیٹ ہوئی تو ہمیں اس پر ذرا بار بھی میرا آگ کی ضرورت ہے

(۱۱۱۵ سے ۱۱۱۷)



کیا اس سے بڑھ کر شیعہ کا کفر ہو سکتا ہے؟؟؟

اور اگر الہ ان "اماموں" کی ولایت پر راضی نہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ نہیں ہو سکتا

شیعہ کتاب: الاعلام الامعة فی شرح الجامعة / صفحة 160

.....الأعلام الامعة..... ١٦٠

وَأَرْكَانًا لِتَوْحِيدِهِ وَشُهَدَاءَ عَلَى خَلْقِهِ.....

﴿وَأَرْكَانًا﴾ جمع الركن، وهو: ما به قوام الشيء^(١)، وهم قوام ﴿لِتَوْحِيدِهِ﴾ بمعنى أن لا اعتقاد بولايتهم يتم التوحيد، وبزواله ينهدم بنيانه، وبهذا ظهر سر ما ورد في الأخبار الكثيرة^(٢)، من أن مخالفهم مشركون؛ وذلك أن الإله الذي لا يرضى بولايتهم على معتقدهم ليس هو الله تعالى، فقد جعلوا له تعالى شريكاً يعبدونه، ولو كانوا غير مستشعرين به، ويحتمل أن يكون المراد أنهم لو لم يكونوا لم يتبين التوحيد، فهم أركان، والمراد أن الله تعالى جعلهم أركان الأرض؛ ليوحد الناس، وفيه بعد^(٣).

(١) أنظر: كتاب العين ٥: ٣٥٤، الصحاح ٢١٢٦، معجم مقاييس اللغة ٢: ٤٣٠.

(٢) أنظر: المحاسن ١: ١٤٦ ح ٥٢، الكافي ٨: ١٤٥ ح ١١٩، الاعتقادات في دين الإمامية: ١١٣، معاني الأخبار: ٢١٢ - ٢١٣ ح ١ ج ٢، مستدرک الوسائل ١: ١٥٣ ح ١٤، مشكاة الأنوار: ١٧٢، تفسير القمي ٢: ٤١٩، تفسير نور الثقلين ٥: ٥٦٣ - ٥٦٤ ح ٨، بشارة المصطفى: ٣٦، مختصر بصائر الدرجات: ١١٢، بحار الأنوار ٨: ٣٥٦ ج ٢٧: ١٦٨ ح ٥، ج ٤٦: ١٧٩ ح ٣٨.

(٣) أنظر: بحار الأنوار ٩٩: ١٣٨.



باقر مجلسی لعنتی لکھتا ہیکہ رسول اللہ ﷺ کو حضرت جبریل علیہ السلام نے
 آکر کہا (نعوذ باللہ) آپ متعہ کیا کریں۔
 عجلہ حسنہ رسالہ متعہ۔ صفحہ نمبر 9۔ ملا باقر مجلسی ملعون۔

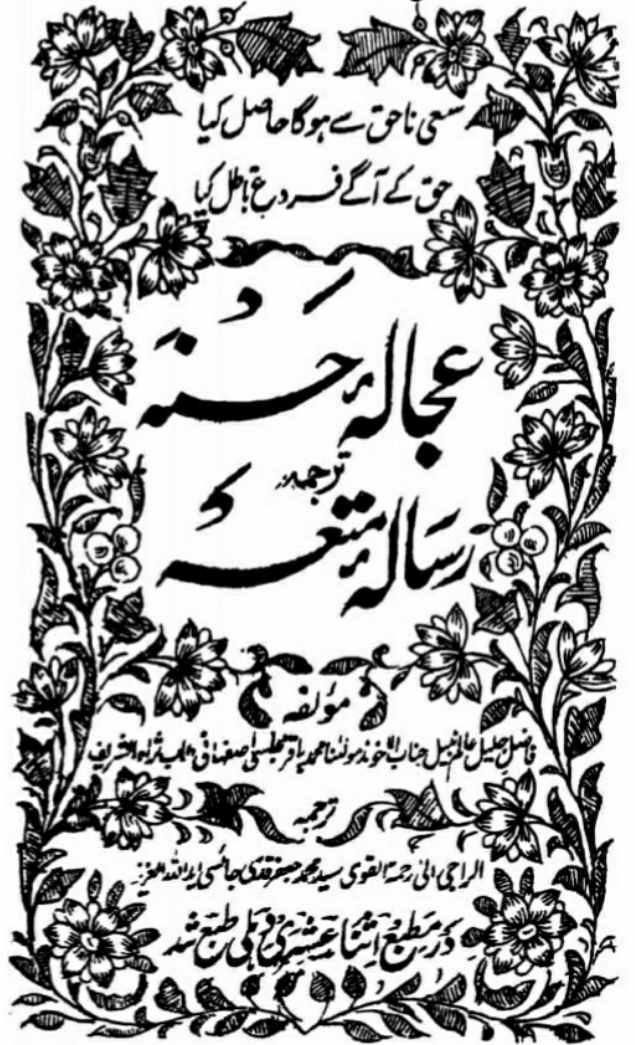
9

www.SunniLibrary.com

عناد اسے منع کرتے ہیں جس طرح کہ اہل اہل عاقبتی میں کھوں شاید کہ موافق و مخالف اس
 طوفانِ اغیب ہو کر ثواب سے بہرہ مند ہوں، ناظرینِ با بصیرت امید ہے کہ اس سالہ میں جو سو
 و خطائی نظر شریف میں معلوم ہو اگر وہ قابلِ اصلاح ہو تو قلم لطف و احسان کی اصلاح
 فرما دیں والا دہن مغفوتہ و غفران سے چھپاویں۔
 یہ رسالہ ایک مقدمہ و عقد اور خاتمہ پر مرتب کیا گیا ہے۔

مُتَعَلِّمٌ مَعَهُ ہر متعہ کے سنت و گندہ ہونے اور مخالفون کے ظلم و عناد کی منع کرنے کا بیان
 جانتا چاہئے کہ متعہ کے متعلق آیہ کریمہ نازل ہو چکی اور انبیاء و مرسلین کے سردار حضرت
 احمد رضا کو احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں چنانچہ بخیر ان کے بیان اس حدیث کا ترجمہ نقل کیا جاتا
 ہے جو حضرت سلمان فارسی ابن اسود کندی اور عمار یا سر رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے۔
 راویان حدیث کہتے ہیں: ہر لوگ ایک دن خدمتِ باسعادت سرورِ مصطفیٰ محمد مصطفیٰ میں حاضر
 تھے کہ آگاہ آپ صریح ہو کر ایک خطبہ ارشاد فرمایا کہ حمد و ثناء جناب رب العزت
 کیلئے مخصوص ہے پھر اپنا ذکر فرما کر اپنے اوپر درود بھیجا پھر اپنا درود مبارک ہماری طرف پھیرا
 اور بیان کیا: اے لوگو! وہ مرد با تحقیق کہ پروردگار عالم کی طرف سے میرے بھائی جبریل آیہ متعہ
 کا ترجمہ لیکر مجھ پر نازل ہوا اور وہ آیہ مبارکہ یہ ہے: فَمَا اسْتَعْتَمِدَ بَعْضُهُمْ فَاوْثَاقُ الْاُخْرٰى مِنْ
 فَرِيضَةٍ وَاَلْحَنَاسِ عَلَيَّكَ فِيمَا تَرَا ضِيْعَةً مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَاثِرُ
 عَلِيمًا حَكِيمًا پس جن حدیثوں سے متعہ کیا ہو تو جو زمین کیا ہے انہیں دید وادھر
 کے مقرر ہونے کے بعد اگر آپس میں کم و بیش پر راہنی ہو جائے تو اس میں ہر پرچہ گناہ نہیں ہے
 بیشک خدا ہر چیز سے واقف اور مصلحتوں کا جاننے والا ہے۔

خدا نے ہر حق نے ایسی نعمت دی ہے کہ ہر فرد کیا جو زمین میں اس وقت میں کو کیوں بھی نہیں بخشی
 گئی، میں تم کو متعہ کرنے کا حکم دیتا ہوں تاکہ میرے بعد اور میرے زمانہ میں یہ میری سنت
 رہے، جو میرے کلمے پر عمل کر لیا اور اسے راجع دیکھا وہ مجھ سے ہے۔ جسے حکم متعہ میں اختلاف



Youtube.com/DifaeSahaba

شیعہ روافض کی اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی

اللہ تعالیٰ منارسی میں بھی باتیں کرتا ہے معاذ اللہ

شیعہ روافض کا علامہ محمد بشیر انصاری لکھتا ہے کہ:

”بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ خدا جب رحمت اور مہربانی کی باتیں کرتا ہے تو فارسی زبان میں کرتا ہے اور جب ناراضی اور عذاب کی باتیں کرتا ہے تو عربی زبان میں کرتا ہے۔“ (تاریخ اسلام: صفحہ نمبر 163)

اس سے بڑی گستاخی کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر الزام اور جھوٹ گھڑ کر لگا دیا جائے کہ وہ جب رحمت اور مہربانی کی باتیں کرتا ہے تو فارسی زبان میں کرتا ہے اور جب ناراضی اور عذاب کی باتیں کرتا ہے تو عربی زبان میں کرتا ہے۔ روافض مردود دنیا کے سب سے بڑے گستاخ ہیں

۱۶۳

لعنة الله على الكاذبين

انہما صفحہ ۹۰۰ و تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۷۱۵ و میں بخاری جلد ۳ صفحہ ۱۴۲ و ہر اہل ایمان جلد ۴ صفحہ ۱۴۰ و باب انما ریل جلد ۶ صفحہ ۵۷ و سند زمام قبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۰ میں مرقوم ہے کہ سب سورۃ مزمل کی آیت آخرت اس آیت پر ہے کہ لا یخیر بینہم الا ان و دوسرے وہ لوگ جو جب کے علاوہ ہیں تو صاحب کلام نے دریا میں نہا کر چھوڑ دیا۔ وہ صحیح ہو سکتا ہے کہ وہ ان کو قبول کرے گی اور جب کے علاوہ ہیں تو ان کو ہمارے ہی وہ کوئی قوم ہے کہ ان کے لئے حکمت سلطان فارسی کے کانٹے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ یہ اور اس کی قوم فارسی یعنی ایرانی ہیں اور فرمایا کہ اگر ایمان لائیں گے ان کو کھڑے کر دیا جائے گا تو ہمیں یہ قوم اس سے ملے گی۔

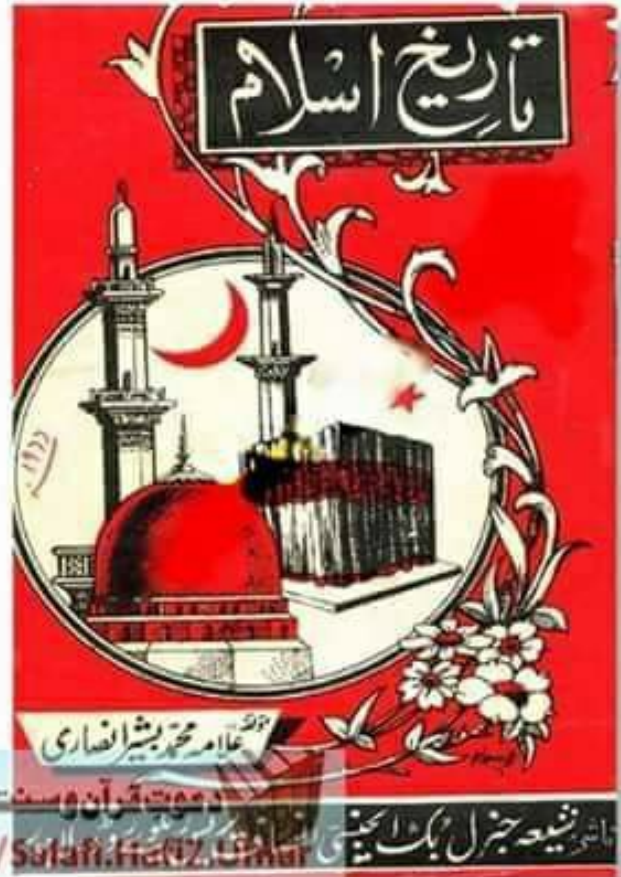
ان آیات اور عبادت متعلق علیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلمان فارسی کی قوم کے لئے آنحضرت نے بار بار پیش گوئی فرمائی ہے اور دین و ایمان و علوم کے لئے دور ہوا ہے کہ صورت میں ایرانی قوم کو ہی پیروں کے واپس سے آنے کی قابلیت و صلاحیت کا حامل قرار دیا ہے۔

فارسی زبان کی شان

بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ خدا جب رحمت اور مہربانی کی باتیں کرتا ہے تو فارسی زبان میں کرتا ہے اور جب ناراضی اور عذاب کی باتیں کرتا ہے تو عربی زبان میں کرتا ہے۔ جیسا کہ تفسیر روح البیان بروسی طبع استنبول جلد دوم صفحہ ۸۰ قسط فیض میں مرقوم ہے۔

انصار مدینہ

وہ چار موطا، جن کو ملک تبیج نے مدینہ میں آباد کیا تھا کہ آنحضرت کی قوموں کو عربی کا اختیار کر لیں اور ان کے مشعل اس جلد دوم میں آئے گا ان علماء کی اولاد عربی میں آباد ہوئی اور یہ آنحضرت کی نعمت و مدد کے استلاء میں ایک ہزار سال سے آٹھویں طبقہ میں رہے۔ ان ہی میں سے ابوالوہاب انصاری صوفی رسول ہیں اور ان کی کہ وہ انصار کی پیشانی پر سنی سے ناپ رسالت آیت کے دروازے کا کھانا ہوا جس سے شیعہ المومنین کو شیعہ بنایا۔ ان کو ابوالوہاب انصاری نے حضرت علیؓ کے لئے لکھا کہ اگر اس رشتہ کی وجہ سے شیعہ بن گئے ہوں تو یہ میری بات ہے۔ ان کے آئینہ میں ایک ہزار سال گزرا ہے کہ ہر ایک اولاد نے نعمت کو پورا کر دیا۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ۔



الخصال

جلد اول

مؤلف

شیخ صدوق رحمہ اللہ علیہ

مترجمین

مجاہد حسین قرہ سیہ ظفر حسین نقوی

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

لاہور پاکستان

اور حسد یہاں اس مقام پر مقصود یہ ہے کہ ان سے حسد کیا جاتا ہے نہ کہ انبیاء کرام دوسروں سے حسد کرتے ہوں جیسا کہ سورہ نساء آیت ۵۴ میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

وہ (لوگ) ان لوگوں سے حسد کرتے ہیں جنہیں خدا نے اپنے فضل و کرم سے بہت کچھ عطا کیا ہے۔ تو پھر ہم نے آل ابراہیم کو کتاب و حکمت اور ملک عظیم سب کچھ عطا کیا ہے۔

باقی رہا وسوسہ و بدگمانی اللہ کی مخلوق کے بارے میں تو وسوسہ و بدگمانی کرنے والے کو کچھ حاصل نہیں ہوتا سوائے وسوسہ و بدگمانی کے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول سورہ مدثر کی آیات ۱۸ تا ۲۰ میں ولید بن مغیرہ مخزومی کے بارے میں ہے کہ اس نے فکر کی اور اندازہ لگایا تو اسی میں مارا گیا کہ کیسا اندازہ لگایا پھر اسی میں اور تباہ ہو گیا کہ کیسا اندازہ لگایا۔ یعنی اس نے قرآن کے بارے میں کہا:

یہ تو ایک جادو ہے جو پرانے زمانے سے چلا آ رہا ہے یہ تو صرف انسان کا کلام ہے۔

أصول الكفر ثلاثة

تین چیزیں انکار نعمت کی اصل

⑥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ مَعْرُوفٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ أَصُولُ الْكُفْرِ ثَلَاثَةٌ الْحِرْصُ وَالْإِسْتِكْبَارُ وَالْحَسَدُ فَأَمَّا الْحِرْصُ فَأَدَمُ حِينَ نُهِيَ عَنِ الشَّجَرَةِ حَمَلَهُ الْحِرْصُ عَلَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا وَأَمَّا الْإِسْتِكْبَارُ فَأَبْلِيلُسُ حِينَ أُمِرَ بِالسُّجُودِ فَأَبَى وَأَمَّا الْحَسَدُ فَأَبْنَا أَدَمَ حِينَ قَتَلَ أَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ حَسَدًا.

حضرت امام جعفر صادق عليه السلام فرماتے ہیں: تین چیزیں انکار نعمت کی اصل ہیں:

(۱) حرص (۲) تکبر (۳) حسد۔

جہاں تک حرص کا تعلق ہے تو آدم عليه السلام کو جب درخت کے قریب جانے سے روکا گیا تھا تو حرص کی بنا پر انہوں نے اس کا پھل کھالیا۔

جہاں تک تکبر کا تعلق ہے تو جب ابلیس کو سجدہ کرنے کا حکم ملا تو اس نے انکار کر دیا۔
باقی رہی حسد کی بات تو فرزند ان آدم میں سے ایک نے دوسرے کو حسد کی بنیاد پر قتل کر دیا۔

مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عَمْرَانَ الْأَشْعَرِيُّ بِإِسْنَادِهِ يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۞ قَالَ ثَلَاثٌ لَمْ يَغْرِ مِنْهَا نَبِيٌّ فَمَنْ دُونَهُ الطَّيْرَةُ وَالْحَسَدُ وَالتَّفَكُّرُ فِي الْوَسْوَسةِ فِي الْخَلْقِ.

قال مصنف هذا الكتاب أدام الله عزه معنى الطيرة في هذا الموضع هو أن يتطير منهم قومهم فأما هم ۞ فلا يتطيرون وذلك كما قال الله عز وجل عن قوم صالح ۞ "قَالُوا أَطِيرَتُنَا بِكَ وَيَمْنُ مَعَكَ ۚ قَالَ طِيرُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ" ۱؎ و كما قال آخرون لأنبياءهم ۞ "قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ" ۲؎ الآية و أما الحسد فإنه في هذا الموضع هو أن يحسدوا لا أنهم يحسدون غيرهم وذلك كما قال الله عز وجل "أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۚ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا" ۳؎ و أما التفكير في الوسوسة في الخلق فهو بلواهم ۞ بأهل الوسوسة لا غير ذلك وذلك كما حكى الله عز وجل عنهم عن الوليد بن المغيرة المخزومي "إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ فَقَتَلَ كَيْفَ قَدَّرَ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ" ۴؎ قال للقرآن إن هذا "إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ إِنَّ هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ" ۵؎

حضرت امام جعفر صادق ۑ نے فرمایا ہے کہ تین باتیں ہیں جن سے انبیاء و غیر انبیاء کوئی خالی نہیں۔

(۱) فال بد (۲) حسد (۳) فاسد و سو سے بدگمانی کرنے والے۔

مصنف کتاب شیخ صدوق ۑ فرماتے ہیں کہ یہاں فال بد کا معنی یہ ہے کہ لوگ خدا کے پیغمبروں کے بارے میں فال بد کیا کرتے ہیں ورنہ خود پیغمبر اس بات سے بری ہیں کہ وہ بری گفتگو کریں۔ اسی طرف خداوند عالم کا یہ قول اشارہ کرتا ہے کہ جس میں قوم صالح کے بارے میں سورہ نمل آیت نمبر ۷۷ میں خداوند عالم فرماتا ہے:

ان لوگوں نے کہا کہ ہم نے تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے برا شکون ہی پایا ہے انہوں نے کہا کہ تمہاری بد قسمتی

اللہ کے پاس مقدر ہے اور یہ درحقیقت تمہاری آزمائش کی جارہی ہے۔

دوسری جگہ سورہ یسین آیت ۱۸ میں انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں لوگوں کا قول ذکر ہے:

ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں تم منحوس معلوم ہوتے ہو اگر اپنی باتوں سے باز نہ آؤ گے تو ہم سنگسار کر دیں گے۔

۱ سورہ نمل آیت ۷۷

۲ سورہ یسین آیت ۱۸

۳ سورہ نسا آیت ۵۳

۴ سورہ نمل آیات ۱۸ و ۲۰

۵ سورہ نمل آیات ۲۳ و ۲۴

(شيعہ علماء کہتے ہیں: اگر اللہ دنیا میں ظاہر ہوتے تو وہ علی بن ابی طالب ہوتے) نو کمٹس پلیز !!!

علماء الشيعة: يقولون لوظهر الله لكان علي بن ابي طالب

المجلس الثاني: إثبات وجود الحجة عن طريق قانون إمكان الأشراف

كلام علي، علي الكلام وولي الكلام.

﴿إنا لأمراء الكلام، وفينا ترشحت قيوده، وتحطت أركانه﴾^١.

كلام أمير المؤمنين عليه السلام من حيث المعاني أيضاً علي الكلام وولي الكلام.

إحدى كلمات الإمام علي عليه السلام هي:

﴿المرء غبوة تحت لسانه﴾^٢.

﴿لسانك ترجمان عقلك﴾^٣.

نحن نقف من خلال كلمات الأئمة الطاهرين عليهم السلام مقامهم

الواصلين إليه.

أذكر عدة آيات وأهدبها إلى روح العلامة المحلي رحمته الله وأبيه رحمته الله:

علي هو ميزان علم الوجود بشكل آدمي

لو أن الله يظهر بشكل ولديه سيرة لكن علي^٤

محكمات القرآن والصراط والميزان هو علي

١. مع البلاغة، خطب الإمام علي عليه السلام ج ٢ ص ٢٢٦: ﴿ألا إن اللسان مضمة من الإنسان فلا يسمع القول إذا امتنع ولا يهتد النطق إذا اتسع، وإنا لأمراء الكلام، وفينا تشبعت هروقه وعلينا نهذلت قسوته﴾.

٢. بحار الأنوار، العلامة المحلي ج ٩٨ ص ٢٧٦.

٣. ميزان الحكمة، الرشدي ج ٤ ص ٢٧٧.

٤. صحيح البحاري، البحاري ج ٧ ص ١٢٥: "عن النبي صلى الله عليه وآله قال: "خلق الله آدم خلقاً شويلاً...". تاريخ مدينة دمشق، ابن خلدون، ج ٤٢ ص ٣١٣: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: "من أراد أن ينظر إلى آدم في خلقه، وإلى نوح في فهمه، وإلى إبراهيم في علمه، وإلى يحيى بن زكريا في زهد، وإلى موسى بن عمران في بطشه، فلينظر إلى علي بن أبي طالب. تنبيه: خلق الله آدم خلقاً شويلاً، مراده على صورة كماله الذاتية الجامعة للكمالات الأسماوية والصفاتية.

مقامات الإمام المهدي

كلمات لكبار علماء الدين.

المعارف بالله وبأمر الله الشيخ محمد تقي الدين زاهد.

أية الله العلامة الشيخ محمود حلي.

أية الله العلامة السيد محمد حسين مير جفائي.

أية الله الشيخ إسماعيل نمازي شاهرودي.

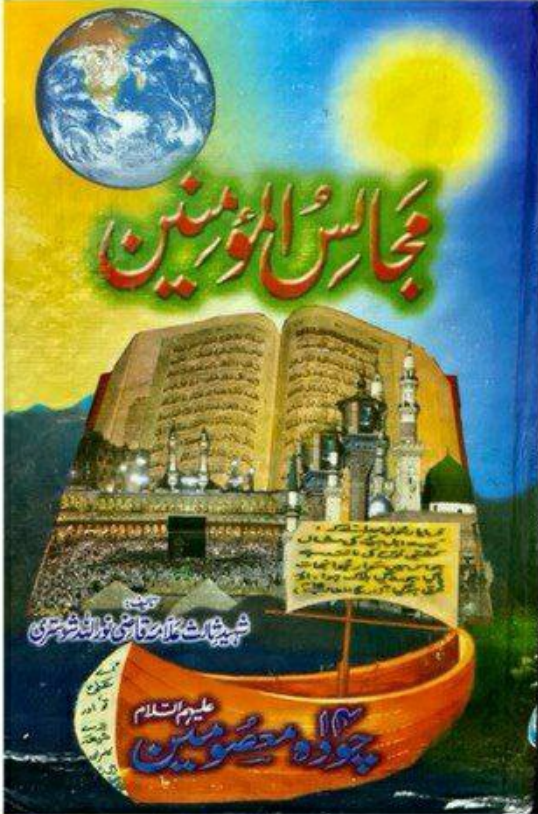


ترجمة وتحقيق الشيخ راند عبد الكريم الخيزري

دار الفکر للطباعة والنشر

توہین رسالت ﷺ

خطبہ کے بعد ابھی لوگ متفرق نہیں ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔
 اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام
 دینا۔ (المائدہ - 3)
 آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کی اور تمہارے



اللہ نے نبی ﷺ کو حکم دیا لیکن نبی
 ﷺ نے صاف انکار کر دیا کہ عرب
 تسلیم نہیں کریں گے اور میرے
 دشمن ہو جائیں گے! (معاذ اللہ)

مرزا ابوطالب! بے مبارک ہوو میرا اور ہر خون سرد اور

عبداللہ بن عباسؓ اور زید بن علی زین العابدینؓ سے روایت ہے کہ جب رسول خداؐ آج کے
 لئے جا رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ وہ ولایت علیؑ کا اعلان کریں۔
 رسول خداؐ نے عرض کی۔

خدا یا! تو بہتر جانتا ہے کہ یہ لوگ تازہ مسلمان ہوئے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی قبیلہ ایسا
 نہیں ہے جس کے افراد علیؑ کے ہاتھوں سے قتل نہ ہوئے ہوں۔ اب اگر میں نے یہ اعلان
 کر دیا تو عرب اسے تسلیم نہیں کریں گے اور میرے درپے آزار ہو جائیں گے۔

بہر نوع جب آپؐ حج سے فارغ ہو کر مدینہ آنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم کی تعمیل

شیعہ کی طرف سے توہین رسالت

اللہ نے نبی ﷺ کو حکم دیا لیکن نبی ﷺ نے صاف انکار کر دیا کہ عرب تسلیم نہیں کریں گے اور میرے دشمن ہو جائیں گے! (معاذ اللہ)

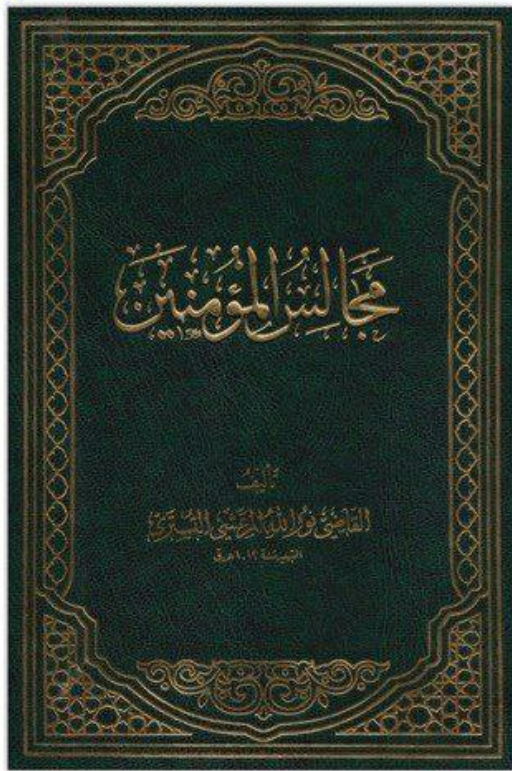
يخ بك يا ابن أبي طالب، صرت مولاي ومولى كل مؤمن ومؤمنة^(۱).

ومن طريق الأصحاب عن عبدالله بن عباس وزيد بن علي زين العابدين: نزل الوحي على النبي ﷺ وهو في طريقه إلى الحج بإظهار فضائل أمير المؤمنين وولايته وإمامته وجوب طاعته على الناس كافة ولكن النبي بناءً على حضور المصلحة الوقتية وعدم فورية الأمر أرجأ ذلك بعض الوقت وقال: يا رب، إن قومي حديثوا العهد بالجاهلية ولم يدخل الإسلام قلوبهم كما يجب، وأظن أنهم لا يمتثلون الأمر ولا يذعنون لولاية علي عليه السلام لأن جل أحيائهم قتلوا بيديه، وبناءً على هذا فهم يبغضونه، ثم استقبل الحج بوجهه الشريف، ولما بلغ غدير خم بعد أن عاد منه نزل عليه الوحي الإلهي على وجه الإيجاب الفوري، وفيه غاية المبالغة:

﴿ يَا أَيُّهَا الرُّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ﴾ من نصب علي وما أمرت به في شأنه، وقد أرجأت التبليغ على وجه الأمر التخيري ولأجل المصلحة الوقتية ﴿ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ﴾ بعد ذلك أخبره الله سبحانه تطميناً لخاطره وشدّاً لأزره وتسلياً لفؤاده وتهويناً لشأن معارضة قال: ﴿ وَاللَّهُ يَخَصِّمُكَ مِنَ النَّاسِ ﴾.

ولا يخفى على العاقل المنصف الذي لا يتهم عقله ولا يستغفل ضميره أن الله تعالى خاطب نبيه بهذا الخطاب في أواخر أيامه بعد أن آذنه بمفارقة الدنيا ودنو الأجل، بعد أن بلغ الإسلام من صلاة وزكاة وصوم وحج وجهاد وغير ذلك من أحكام الدين حيث يقول: ﴿ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ﴾ ونزل النبي في زمان

(۱) تاريخ بغداد ج ۸ ص ۲۸۴، تاريخ مدينة دمشق ج ۴۲ ص ۲۳۳، البداية والنهاية ج ۷ ص ۳۸۶، ينابيع المودة ج ۲ ص ۲۴۹.



SUNNI 313

WWW.SUNNILIBRARY.COM

دفاع اہلسنت و رواد فضیت

﴿ إِنَّمَا يَرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً ﴾ (٥) غيبي
وزوجتي ، وابن ؟ قال : لا .

قال : فهل طالب وعبد محمد جبران القادری رضوی ام : و انا
سید ولد آدم ، وعل سید العرب ، غیری ؟ قالوا : لا .

قال : فهل فيكم أحد قال له رسول الله صلى الله عليه وآله : ما سألت الله عز وجل لي شيئاً إلا سألت الله عز وجل لك مثله ، غيبي قالوا : لا .

قال : فهل فيكم أحد كان صاحب رسول الله صلى الله عليه وآله في
الراطن كلها غيري ؟ قالوا : لا .

قال فما حكم أحدنا؟ قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قضية من

حضرت علی نے فرمایا کیا تم میں سے کسی کو نبی پاک علیہ السلام نے اپنے اہل میں خلیفہ بنایا اور اپنے بعد اپنی ازواج کا معاملہ میرے سوا اُس کے سپرد کیا؟

زيارت غيري؟ قالوا: لا.

قال : فهل ليكم أحد روث صلاح رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
وأدائه غيري ؟ قالوا : لا .

قال : فهل فيكم أحد استخلفه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في أهله وجعل أمر أزواجه إليه من بعده غيري ؟ قالوا : لا .

قال : فهل فيكم أحد حله رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حل كلف
حتى يحرم الأسماء التي كانت على الكعبة غيري ؟ قالوا : لا .

قال : فهاں نیکم احد اضطلع هو ورسول الله فی خلاف واحد اذ کفلی
فیری ؟ قالوا : لا .

علی الحق، وانکم طالب دعا محمد جبران القادری رضوی

فقلت عائشة: هكذا يغفل إليك يا عتار، أقعيت دينك لاین أبي طالب.

وروي عن الباقرؑ أنه قال: «لشاکان يوم الجمل، وقد رشق هودج عائشة بالنبل، قال امیر المؤمنینؑ: والله ما أراني إلا مطلقها، فأثد الله رجلاً سبع من رسول الله ﷺ يقول: «يا علي أمر نسائي بيدك من بعدي» لئلا أقام فشده؟»

فقال: «أقام ثلاثة عشر رجلاً فيهم بدرتان فشهدونا أنهم سمعوا رسول الله ﷺ يقول لعلي بن أبي طالبؑ: «يا علي أمر نسائي بيدك من بعدي».

قال: «فبكت عائشة عند ذلك حتى سمعوا بكائها، فقال عليؑ: لقد أنبأني رسول الله ﷺ نبأ، فقال: «إن الله يمدك يا علي يوم الجمل بخمسة آلاف من الملائكة مسؤمين».

وروي أن ابن عباس قال لأخيه المؤمنینؑ: «حين أبت عائشة الرجوع: «دعها في البصرة ولا تخطبها».

امام باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ جمل کے دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہودج حیروں سے چھلنی ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اللہ کی قسم اس اے آپ کو اسے طلاق دینے والا دیکھ رہا ہوں (العیاذ باللہ) پھر ایک آدمی کو حضرت علی نے قسم دلائی جن نے حضور ﷺ سے سنا تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! میری عورتوں کا معاملہ میرے بعد حیرے ہاتھ میں ہے، جب اس نے کھڑے ہو کر گواہی دی تو حیرہ آدمی اٹھے جن میں دو بدری بھی تھے انہوں نے بھی گواہی دی، کہ ہم نے بھی رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ اے علی! میری عورتوں کا معاملہ میرے بعد حیرے ہاتھ میں ہے، یہ سن کر عائشہ رو پڑیں۔ لوگوں نے اس کے رونے کی آواز سنی، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے حضور ﷺ نے ایک خبر دی کہ جنگ جمل کے وقت اللہ تعالیٰ تمہاری ہزار نشان زدہ فرشتوں سے مدد کرے گا۔

(۱) معتمد بن إسحاق أخو يزيد شعر: «بالتين المعجزة والعين المهمة والراء».

روى الكليني عن حماد بن عيسى قال: حدثني يزيد بن إسحاق شعر: «إن معتمداً أخاك كان يقول

بحيات الكاظمؑ فدعا له الرضاؑ علي قال بالحق: [علامة العلامة ۱۳۱]

الاحتجاج

تأليف

الجبيري المنصور أمير بن علي بن أبي

طالب الطبرستي

مير علماء القرن السادس

مؤلف الشريعة

تفسیر عیاشی کے صفحہ نمبر 188 اور 189 پر رسول اللہ ﷺ کی بیٹیوں کا انکار کرنے والا شیعہ منافق مفسر۔ صفحہ نمبر 293 پر لکھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام نے اپنی بیٹی کا نکاح اگر اپنے بیٹے سے کیا ہوتا تو میں بھی زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح قاسم سے کروادیتا۔ یہاں توہین بھی ہوگئی۔ اور بیٹیوں کا اقرار بھی کرگیا یہ جاہل رافضی۔

شیعہ کتاب۔ تفسیر عیاشی۔ جلد اول۔ صفحہ 293۔

تفسیر عیاشی جلد اول ۲۹۳ پارہ ۶

۸۲) کہ عیسیٰ بن عبد اللہ طوی کہتے ہیں کہ میرے باپ نے اپنے آباء سے نقل کیا کہ علی نے فرمایا بے شک ابن آدم وہ ہے جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا اور بائبل وہ بیٹا ہے جو جنت میں پیدا ہوا تھا۔

یہ قول بعض عامہ کے موافق ہے کہ ولادت بائبل اور اس کی بہن کی جنت میں ہوئی اور ظاہر بعض اخبار سے یہی ہوتا ہے کہ ان کی ولادت نہیں ہوئی مگر دنیا میں یہ بات درست بھی ہے کہ آدم دنیا میں تھے اس لیے ولادت بھی دنیا میں ہوئی جیسا کہ سورۃ بقرہ کے ابتدائی حصہ میں قصہ آدم میں بیان ہوا ہے۔

آدم کے لڑکوں کی شادی کس سے ہوئی

۸۳) کہ سلیمان بھی خالد کہتے ہیں ابو عبد اللہ صادق سے عرض کیا میں آپ پر قربان لوگوں کا یہ بیان ہے کہ آدم نے اپنے لڑکوں سے ترویج کیا تو ابو عبد اللہ صادق نے فرمایا کہ ہاں لوگ ایسا ہی کہتے ہیں لیکن اسے سلیمان شاید تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ آدم نے اپنی بیٹی کا نکاح اپنے بیٹے سے کیا ہوتا تو بے شک میں زینب کا نکاح قاسم سے کردیتا اور آدم کے دین کو ترک نہ کرتا سلیمان نے کہا میں آپ پر قنڈا ہوں وہ لوگ کہتے ہیں کہ بائبل نے بائبل کو کسی وجہ سے مار ڈالا تھا کہ اس کو غیرت آئی کہ اس کی بہن بائبل کو دی جائے لہذا اسے سلیمان تو بھی ایسے امر قبیح کو آدم کو بغیر کے لیے بیان کرتا ہے اور شرم نہیں کرتا عرض کیا میں آپ پر قربان ہوں کس سبب سے بائبل نے بائبل کو قتل کیا فرمایا اس لیے کہ آدم نے بائبل کو اپنا دوسرا فریاد کیا تھا بے شک خدا نے آدم کو وحی کی کو صیت اور خدا کے اسم اعظم کو بائبل کے سپرد کر کے بائبل ان سے بہت بڑا تھا جب اس نے یہ سنا تو غصہ میں آ گیا اور کہا کہ میں کرامت و وصیت کا زیادہ حق دار ہوں آدم نے اللہ کی وحی کے مطابق ان دونوں کو خدا کی بارگاہ میں قربانی پیش کرنے کا حکم دیا خدا نے بائبل کی قربانی قبول کر لی اور بائبل کی قبول نہ کی اس لیے اس نے بائبل پر حسد کیا اور اس کو مار ڈالا سلیمان نے کہا میں آپ پر قنڈا ہوں آدم کی نسل کس طرح چلی گئی کوئی عورت حوا کے علاوہ تھی اور کوئی مرد آدم کے علاوہ تھا فرمایا کہ خدا نے آدم کو بلن حوا سے بائبل کو پہلے دیا پھر بائبل پیدا ہوئے جب بائبل بالغ ہوا تو خدا نے اس کے لیے ایک عورت کا نام فرمایا اور آدم کو وحی کی کہ اس کو بائبل سے ترویج کر دیں آدم نے ایسا ہی کیا اور بائبل راضی ہو گیا اور قناعت کی جب بائبل بالغ ہوئے تو خدا نے ان کے لیے ایک عورت کو بائبل سے ترویج کر دیں آدم نے اس کا نام عورت رکھا خدا نے آدم کو وحی کی کہ اسم اعظم اور وصیت کو ان کے سپرد کر دیں پھر حوا سے ایک فرزند پیدا ہوا آدم نے اس کا نام حیف رکھا جب وہ بالغ ہوئے تو خدا نے ایک عورت یہ بھیجی اور آدم کو وحی کی کہ اس کو حیف سے ترویج کریں اس عورت سے ایک لڑکی پیدا ہوئی آدم نے اس کا نام عورت رکھا جب وہ جوان ہوئی تو اس کی ترویج آدم نے بیٹے الہا پر بائبل سے کر دی اس سے آدم کی نسل قائم ہوئی جب بیٹے الہا انتقال ہوا تو خدا نے آدم کو وحی کی کہ وصیت اور خدا کے اسم اعظم اور اسامہ وغیرہ جن کی تم کو تعلیم دی گئی ہے اور علم بتیجری

تفسیر عیاشی

مؤلف

مفت عظیم الدین محمد رفیع الرحمن صاحب دینی کتب مرقدی

شوکت حسین سندرا لوی

حق با برادرز

مسلم سنٹرل پبلیشرز، اردو بازار، لاہور

visit www.sunnilibrary.com

ذلك يعبد الشعري فسأوا رسول الله (ص) بذلك على معنى أنه صبا من الذين كما أن ذلك الرجل صبا من دين قريش.

الشطارة

تزوج رجل امرأة قسافر عنها ثم رجع بعد خمسة أشهر فلما بلغت القافلة خارج البلد أرسلت المرأة ولداً رضيعاً على يدي الخادمة يستقبل أباه فقال الرجل من هذا الولد قالت الخادمة من امرأتك فتحقق الرجل أنها جاءت به من قبل فلما بلغ المنزل قال ما سميت هذا الولد المبارك فقالت المرأة انتظرنا قدومك فقال سموه شاطر وذلك أنه قطع مسافة تسعة أشهر في خمسة ومن يقدر من الشطار على ذلك.

اولاد عائشة

وفي الأثر إن امرأة أتت عائشة بعد وقعة الجمل فقالت يا أم المؤمنين ما تقولين في أم قتلت ولدها فقالت أنها من أهل النار لقوله (تعالى): ﴿ومن يقتل مؤمناً متعمداً فجزاؤه جهنم خالداً فيها﴾ فقالت وما تقولين في أم قتل بسبها عشرون ألفاً من اولادها ففهمت عائشة ما ارادت المرأة فقالت نحوها عني فأنها خبيثة.

واقعة الجمل

وقال أمير المؤمنين (ع) في خطبة البيان: «طولبت بدم عثمان فظنوا أنني منهم وحاربتني عائشة ومعاوية وكانني بعد قليل وهم يقولون القاتل والمقتول في جنة عالية ونسوا ما قال الله (تعالى): ﴿وكتبنا عليهم فيها أن النفس بالنفس والعين بالعين والأنف بالأنف والأذن بالأذن والسن بالسن والجروح قصاص﴾ قوله (تعالى): ﴿ومن يقتل مؤمناً متعمداً فجزاؤه جهنم خالداً فيها﴾.

أقول هذا منه (ع) إشارة إلى ما يقوله علماءهم من أن واقعة الجمل كانت عن اجتهد القاتل والمقتول في الجنة وهذا من أعجب العجائب.

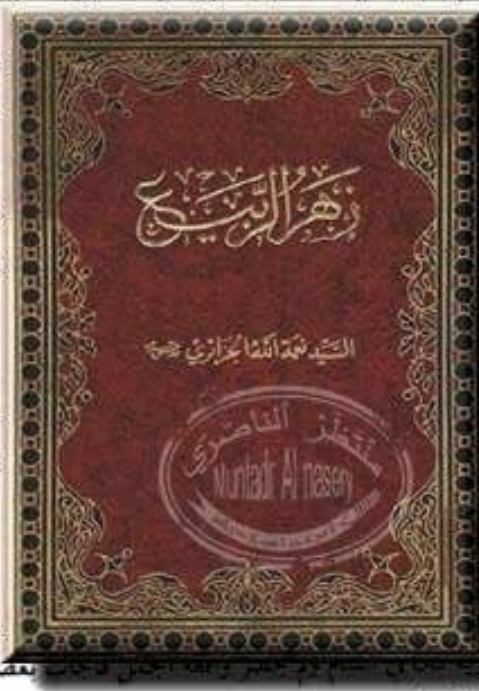
طلاق عائشة

وفي الحديث إن مولانا أمير المؤمنين (ع) طلق عائشة بعد وقعة الجمل ومعنى ذلك الطلاق ما قاله مولانا العسكري (ع)، إن الله (تعالى) عظم شأن نساء النبي

(ص) فخصهن بشرف الأمتها فقال رسول الله (ص) يا أبا الحسن إن هذا الشرف باق لمن ما دمن على الطاعة فابتعن عصت الله بعدي بالخروج عليك فاطلق لها في الأزواج واسقطها من شرف أمومة المؤمنين والعجب أن المرأة المطلقة بقي عليها اسم أم المؤمنين ونزعوا هذا الاسم عن أكثر زوجاته (ص).

فضيلة العقيق

قال السيد الأجل ابن طاووس في كتاب فلاح السائل: كان جدِّي ورأى ابن أبي فراس (قدس الله روحه) وهو ممن يقتدي بفعله قد أوصي أن يجعل في قمه بعد وفاته فص عقيق عليه الله ربي وأوصيت أن يجعل أن شاء الله (تعالى) ولعله (ع) قوله (ص): «يا وليك ولك اللانعة»



دخل عقيق سريرته ثم قال له معشر بني أمية ورد في شأنه الاعتراض بأن معشر بني أمية لم يلبسوا عقيقاً بل لبسوا خمراتاً بباب قول الشريف الرضي (رحمه الله).

سهم أصاب وراميه بسدي سلم من بالعراق لقد أبعدت مرمائك

نبض العاشق

ذكرنا في كتابنا مقامات النجاة أنه أن بشاب إلى طيب فلما تأمله لم يجد به

عائشه طليقة النبي صلى الله عليه واله طلقها امير المؤمنين بالجمل واسقط عنها شرف الامومه ومن العجب المراه المطلقه تسمى ام المؤمنين